رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

زنانہ اخبار

مصباح

مہینے میں دو بار

قادیان ضلع گورداسپور شائع ہوتا ہے۔ زیر نگرانی تعلیم و تربیت

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۷ | یکم فروری ۱۹۲۸ء | ۸ شعبان ۱۳۴۶ھ | جلد ۲

دارالامان کی خبریں

نہایت افسوس ہے کہ اہلیہ صوفی حافظ غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس کا انتقال ہوگیا۔ مرحومہ کا نام عائشہ تھا۔ بنت منشی محمد شادی خاں صاحب (سابق ہیڈ کلرک دفتر جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ) خادم خاص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ آپ پہلے مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ اور یہ مشہور الہام مسلمانوں کے لیڈر عبد الکریم سے کہدو الخ آپ ہی کیلئے ہوا تھا۔ مولانا کی وفات کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اگست ۱۹۰۶ء میں مرحومہ کا نکاح صوفی غلام محمد صاحب سے پڑھا دیا۔ صوفی صاحب ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء بعہد خلافت ثانیہ ماریشس مبلغ بنا کر بھیجے گئے۔ مرحومہ بعد میں اپنے بھائی خواجہ عبد الرحمن صاحب (کلرک الفضل) کے ساتھ ۲۵ نومبر ۱۹۱۷ء کو ماریشس پہنچی۔ اور صوفی صاحب کی واپسی تک جس محنت و محبت سے تعلیم و تربیت کے کام میں اپنے شوہر کا ہاتھ بٹاتی رہیں وہ دوسری بہنوں کے لئے قابل نمونہ ہے کئی لڑکیوں کو قرآن مجید با ترجمہ ختم کرایا۔ دینیات کے رسالے پڑھائے حدیث پڑھائی۔ مرحومہ نے ماریشس کی زبان کریولی خوب سیکھ لی تھی چنانچہ وہ اور ان کے بچے گھر میں یہی زبان بولتے تھے۔ زبان جاننے کی وجہ سے تبلیغ میں بہت سہولت رہی۔

مرحومہ ۱۵ سال کی عمر میں اپنے والدین کے ساتھ قادیان میں آئیں۔ ۲۰ سال قادیان میں گذرے اور دس سال ماریشس میں۔ پھر ۱۶ مارچ ۱۹۲۷ء کو واپس قادیان پہنچے اس وقت پہلے عصبی پیچش میں مبتلا ہیں پھر جلسہ کے بعد انفلوانزا ہوگیا۔ نمونیہ سے ۱۶ جنوری (قادیان آنے کے دس ماہ بعد) بعد مغرب ۷ بجے جان۔ جاں آفرین کو

سوئیں ۱۵-۱۶ر جنوری کو ۲ بجے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے جماعت کثیرہ کے ساتھ باغ میں جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ کے اس قطعہ میں دفن ہوئیں جو خاص صحابیوں کیلئے مخصوص ہے۔ اللّٰھم اغفرلھا۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک لڑکی آمنہ ۱۷-۱۸ سال عمر کی۔ اور چار بچے چھوڑے ہیں ایک احمد (۱۴ سال کا) دوسرا محمد (۱۲ سال کا) یہ ۱۳ دن کا تھا جب صوفی صاحب ماریشس روانہ ہوئے تیسرا محمود (۹ سال عمر) چوتھا حامد ثانی جو ۲۰ ستمبر ۱۹۲۵ء کو پیدا ہوا تھا تیسرا اور چوتھا لڑکا ماریشس میں پیدا ہوئے ایک لڑکا حامد اول ۱۹۱۹ء میں ماریشس میں فوت ہو گیا تھا۔

مرحومہ بہت سی خوبیاں رکھتی تھیں۔ اور انکی وفات ہمارے لئے بہت صدمہ کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور ان کی اولاد کو اپنے فضل کے سایہ میں ان کی پاکیزہ آرزوؤں سے بڑھ کر مراتب دے۔

۱۴-۱۷ر جنوری سے ۲۱ر جنوری تک ہر روز احمدیہ ٹورنمنٹ رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے اہل بیت اور دیگر خواتین نے بھی اپنے بچوں کے کھیل ہائی سکول کی چھت پر بیٹھ کر برعایت پردہ ملاحظہ فرمائے۔

لطیفے اور کہانیاں

میں تو اس بات کے متعلق مختصر الفاظ میں بھی بغیر افسوس کے اظہار نہیں کر سکتی کہ اخبار میں معمے اور لطیفوں کی منظوری پاتے ہی اکثر بہنیں اسی طرف اُلٹ پڑیں جو قابل افسوس بات ہے مانا کہ معمے عقل و دماغی طاقت بڑھانے کے مفید ہیں مگر لطیفے اور قصے کہانیوں سے کیا فائدہ جو وقت لطیفے اور کہانیاں لکھنے پر صرف کیا وہی کوئی مفید مضمون لکھ کر دوسروں کو فائدہ پہنچا دینا زیادہ بہتر نہ ہوگا سچ پوچھئے تو قصوں کا کیا اعتبار ہے قصوں میں جھوٹ اور خطا بے شمار ہے اگر ہماری بہنیں سوچیں اور غور کریں تو یہ فعل ہمارے لئے ذریعہ نجات ہرگز نہیں۔ ہمارے لئے موجب نجات وہ باتیں ہیں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر عہد کیا ہے اب خود سوچ لیں کہ عہد کس بات کا کیا ہے۔ قابل افسوس بات تو یہ ہے کہ جس رنگ میں ہمارے مرشد و امام ہمیں رنگنا چاہتے ہیں اسمیں رنگین ہونا ہمارا مشکل نظر آتا ہے اور اگر ہوئیں بھی تو معلوم نہیں کب۔ ممکن ہے اکثر بہنوں کو ایسی باتیں پسند ہوں مگر ہم تو اسکے متعلق سوائے اظہار افسوس کے پسندیدگی کا اظہار کرنے کو تیار نہیں کیونکہ ہم خود تو ابھی محتاج تعلیم ہیں اگر ہماری تعلیم یافتہ بہنوں کی توجہ بھی اس طرف پھر گئی تو ہم مفید مضامین و نصائح کی کس سے امید رکھیں اور کیونکر۔ گو اکثر بہنوں کو میرا یہ خیال ناگوار گذرے مگر اس میں بھی شک نہیں کہ بعض بہنیں میرے اس خیال سے متفق ہونگی میرا ناقص خیال تو جہاں تک جاتا ہے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ پھر اگر میں کسی غلط فہمی کے سبب قابل گرفت ہوں تو میری بزرگواروں کو حق ہے کہ وہ اس سے آگاہ فرما کر مجھے تنبیہ فرمائیں۔ والسلام (عاجزہ عظمت بیگم بنت سردار اکرم داد خانصاحب جہلا افغان)

بہن عظمت کو واضح ہو۔ کہ دنیا میں طبائع جدا جدا ہیں تفریح کیلئے بھی کوئی وقت چاہیئے۔ معمے وغیرہ ذہانت بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ اسلئے کچھ حرج کی بات نہیں۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دار الامان۔ مورخہ یکم فروری ۱۹۲۸ء

اصلاح رسوم

شور برپا ہے مسلمانوں کی ثروت لٹ گئی
کچھ خبر لو سونے والو جاہ سطوت لٹ گئی
ہو چکے برباد پر احساس بربادی نہیں
دل تہی ہیں بادۂ غیرت سے غیرت لٹ گئی
حاکموں کو کر دیا محکوم سودی قرض نے
کیا ستم ہے چار پیسوں میں حکومت لٹ گئی
لٹ گیا اپنا تجمّل مٹ گیا اپنا وقار
اگلی عزّت مٹ گئی وہ شان و شوکت لٹ گئی
ہے مگر یہ اپنے ہی اعمال کی شامت تمام
اپنے ہاتھوں سے کٹائی ہے جو وقعت کٹ گئی
اب بھی تم گر عقل و دانش سے ذرا کچھ کام لو
کیا تعجّب ہے کہ یہ گرتی عمارت تھام لو

معزز حاضرات اور پیاری بہنوں! زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے اور اپنے انقلابات کی داستانیں اپنے تغیرّات کے افسانے اور حوادثات کی حقیقتیں واضح طور پر پیش کرتا ہے کہ اگر ہم نے اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ اور اپنی طاقت سے زیادہ زور آزمائی اور اپنی بساط سے زیادہ پاؤں پھیلائے تو ضرور یہ فضول خرچیاں اور بے اعتدالیاں ایک نہ ایک دن قعرِ ذلّت میں گرا کر چھوڑینگی ؀

نہایت رنج اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جسقدر قوم میں شادی غمی کی فضول رسومات کا دَور دَورہ ہے ان میں زیادہ تر دخل مستورات کا ہی ہے عموماً مردوں کو مجبور کر کے گھر پھونک تماشا دیکھنے کی عادی ہو گئی ہیں اور ایسی ایسی فضول رسومات بجا لاتی ہیں جن کا اسلام میں قطعاً کوئی حکم یا جواز نہیں اور نہ ان سے کوئی دینی دنیوی روحانی جسمانی اور قومی فائدہ مرتّب ہوتا ہے ؀

اس میں کلام نہیں کہ دنیا میں کوئی قوم خواہ وہ ادنیٰ ہے خواہ اعلیٰ امیر ہے خواہ غریب۔ مہذّب ہے یا غیر مہذّب ایسی نہیں پائی جاتی جسکے اندر خوشی غمی کے جذبات کے اظہار کے لئے رسومات نہ پائی جاتی ہوں۔ مدنی الطبع ہونے کی حالت میں کوئی فرد ان سے آزاد اور مستغنی نہیں رہ سکتا۔ انسان کے جس قدر دنیوی تعلقات ہیں۔ بہن بھائی کے ہوں یا باپ بیٹے کے رعایا بادشاہ کے ہوں یا امیر غریب کے دین دنیا کے ہوں یا شادی غمی کے ان سب میں چند در چند رسومات کو دخل اور تعلّق ہے بڑے سے لیکر چھوٹی قوم تک اس زنجیر میں جکڑی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اس لئے اب دیکھنا یہ ہے کہ کون کون سی رسومات دنیا میں ایسی

رائج ہیں جو انسانی تعلقات کو قائم رکھنے کے لئے ازبس ضروری اور ناگزیر ہیں اور کون کون سی ایسی ہیں جو لغو فضول اور تباہ کن ہیں ؛

تاریخ عالم پر نظر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام سے پہلے دنیا کی کھیتی میں ایسی ایسی رسمیں پیدا ہو گئی تھیں جو صرف تباہی خیز تھیں بلکہ انسانیت کے لئے باعث ننگ و عار تھیں۔ مثلاً لڑکیوں کا زندہ درگور کرنا زندہ عورتوں کو مردہ خاوند کے ساتھ جلا دینا۔ مستورات کا جوئے میں ہارا جانا۔ وراثت سے محروم رکھنا۔ ان پر بھیڑ بکریوں کی طرح تسلط قائم کرنا۔ دیوتاؤں کی بھینٹ چڑھانا وغیرہ وغیرہ۔ علاوہ بریں شادی کی مشرکانہ بد رسومات پر بے دریغ روپیہ بہانا ہر چھوٹے بڑے طبقے کا اپنی شہرت ناموری بڑائی اور برتری کے لئے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرچ کرنے کا مرض ہر ملک و دیار میں عام ہو رہا تھا۔ مگر خطہ عرب تو رسومات بد کا گہوارہ بنا ہوا تھا۔ اور ان تمام حیا سوز اور مشرکانہ رسومات کا ادا کرنا باعث فخر سمجھا جاتا تھا جب چار سو عالم میں تاریکی اور جہالت ہی جہالت چھا گئی تو غیرت الٰہی کا سمندر جوش میں آگیا اور بقول حضرت مولانا حالی ؎

یکایک ہوئی غیرتِ حق کو حرکت ؛ بڑھا جانبِ بو قبیس ابرِ رحمت
ادا خاکِ بطحا نے کی وہ ودیعت ؛ چلے آتے تھے جس کی دیتے شہادت
ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا ؛ دعائے خلیل اور نوید مسیحا

مصلح اعظم سرور عالم سراج منیر کا ظہور پر نور ہوا تمام تاریکی کافور ہو گئی۔

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی ؛ عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی ؛ اک آواز میں سوتی بستی جگا دی

دنیا والوں کو صراط مستقیم دکھایا۔ اور تمام نسل انسانی کو ہر قسم کی رسومات سے جو انسانی زندگی کی نشو و نما اور روحانی ترقی میں سدِ راہ تھیں نجات دلائی۔ اور ایسی مومنانہ اور سادہ زندگی بسر کرنے کا عملی نمونہ پیش کیا۔ جو کہ شاہ سے لیکر گدا تک کے لئے یکساں واجب العمل نظر آیا ؛

مگر افسوس صد افسوس ہماری شومئی قسمت آخر رنگ لائی اور ہماری شامت اعمال نے ہم کو پھر انہیں مشرکانہ رسومات میں پابزنجیر کر دیا۔ ختنہ۔ شگنی۔ کنگنا۔ مہندی۔ جہیز پر بساط سے زیادہ اسراف۔ وری حیثیت سے بڑھکر فضول زیور اور پارچات۔ ڈھول ڈھمکے۔ باجے گاجے۔ برادری کی روٹی۔ تنبول۔ آتشبازی۔ ناچ تماشہ۔ غیر شرع مشرکانہ رسموں میں مبتلا ہو گئے۔ جن کی وجہ سے خاندانوں کے خاندان گھروں کے گھر برباد ہو کر اب نان شبینہ کو ترس رہے ہیں۔ مگر ہم نے ایسے عبرتناک واقعات کے ہوتے بھی اپنی حالت کو سنبھالنے کی کوشش نہیں کی اور اتنی بربادی افلاس نکبت و ادبار کے ان زنجیروں کو کاٹنے کی جرأت نہیں کی۔ ان رسومات کی باگ ڈور عام طور پر مستورات کے ہاتھ میں ہے مگر ہمارا طرز عمل تو یہ ہے کہ رشتہ حیات کٹ جائے تو کٹ جائے ایمان لُٹ جائے تو پروا نہیں۔ مکان بک جائے تو حرج نہیں زمین مال مویشی گروی ہو جائیں تو مضائقہ نہیں۔ مگر برادری میں ناک نہ کٹے۔

سودی قرضہ لیکر یہ بے غیرتی کی عزت قائم کی جاتی ہے
اور اس ناقابل برداشت بوجھ (قرض) کا زوال پشت با
پشت تک ذلیل کرتا رہتا ہے۔ ہمسایہ قوم سے قرض لیکر
اپنی بربادی اور تباہی خریدی جاتی ہے جس سے وہ
مالا مال ہو کر اپنے لڑکے لڑکیوں کی تعلیم و تدریس کا اعلیٰ
پیمانہ پر انتظام کر رہی ہے اور دیگر قومی اغراض پر دل
کھولکر خرچ کر رہی ہے۔ مگر ہم خواب خرگوش میں مست ہیں۔ ؎

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

انہیں روپیوں سے وہ بام ترقی پر جا گزین ہو گئے
مگر ہماری یہی حالت رہی۔ ؎

یاراں تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے

ہماری پستی کی اب انتہا ہو چکی ہے۔ ہمیں سب
فضول خرچیوں سے دست کش ہو کر اپنے دین ہاں
مبارک مقدس مذہب کے سوکھتے ہوئے پودے کی
آب زر سے آبپاشی کرنی چاہیئے۔ ؎

وہ دیں جو بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

رسول اللہ صلعم حبیب خدا کا جانفشانی اور جانثاری
سے قائم کیا ہوا پیارا مجاہدین مومنین کے خونوں سے
پرورش کیئے ہوئے درخت پر کہیں تثلیث کے آرے
چل رہے ہیں۔ اور کہیں شدھی کے زہر آلود خنجر مفلس
و نادار بے ہنر مسلمانوں کے گلے پر پڑ رہے ہیں غیر
قوموں نے اس پاک مذہب کو ملیا میٹ کرنے اور
باغ احمدؐ کو اجاڑنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ مگر ہماری
اب بھی یہ حالت ہے کہ فضول لوازمات بیہودہ اخراجات
کو ترک نہیں کرتے یہی روپیہ اگر زخمی اسلام کی
مرہم پٹی اور دستگیری پر صرف کیا جاتا تو کیا بار آور ہوتا۔
کچھ دنوں کا واقعہ ہے کہ ایک مسلمان جاگیردار
نے اپنے کسی عزیز کی شادی پر علاوہ ناچ تماشہ کی
محفلوں پر ہزارہا روپیہ برباد کرنے کے۔ ایک ایک وقت
میں گیارہ گیارہ کھانے دیئے اور ایک ایک کھانے
میں سینکڑوں روپے کا زعفران ضائع کیا مگر مذہبی اور
قومی فنڈ کے لئے ایک پیسہ تک دینے کا روادار نہ ہوا۔
اسکے بالمقابل زمانہ شناس اور قومی درد دل رکھنے
والے ایک ہندو رئیس نے انہی دنوں میں اپنے ایک
عزیز کی شادی کی جسپر نہایت ہی معمولی خرچ کیا اور
قومی فنڈ میں ہزاروں روپے دیدیئے +

اسی طرح کمبوہ سکھ قوم نے رفتار زمانہ سے واقف
ہو کر اپنی قوم کے لئے زیورات اور فضول پارچات کو
بند کر کے اپنی قوم کے لئے فلاحیت کا رستہ پیدا کر دیا ہے
بارے خدا کا شکر اور احسان ہے کہ اب ہماری قوم
میں بھی بیداری اور اتفاق کا احساس پیدا ہو رہا ہے
اور مستورات میں بھی ترقی کا خیال موجزن ہوتا ہے
جو بہت ہی مبارک ہے۔ اگر بہنیں ذرا بھی ہمت و
استقلال سے کام لینگی تو انشاء اللہ تمام رسوم قبیحہ
کا جو کہ قوم کو گھن کی طرح کھا رہی ہیں قلع قمع ہو جائیگا۔
میری پیاری بہنوں انہیں کسی نئے قانون اور

جدید اصلاحات کی ضرورت نہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم کو مکمل کتاب اور کامل ہادی عطا فرمایا ہے انکی زندگی کا ہر ورق ہمارے لئے خضر راہ ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی ایسا پہلو شعبہ اور حصہ نہیں جسکے لئے حضور اقدس نے اپنا عملی نمونہ نہ دکھایا ہو۔ شادی غمی دینی و دنیوی تعلقات کے لئے آپکا اسوہ حسنہ موجود ہے۔ اس پگڈنڈی پر چلکر ہم فلاح دارین حاصل کر سکتی ہیں اور یہ ایک ایسا آزمودہ اور مجرب نسخہ ہے جس پر عمل کر کے ہم ایک دنیا کے معلم رہ چکے ہیں۔

ہر اک دل سے رشتہ جہالت کا توڑا

کوئی گھر نہ تاریک دنیا میں چھوڑا

اگر اب بھی ہم اپنے طرز عمل کو خدا اور رسولؐ کے مطابق کر لیں تو تمام ترقیات کی وارث ہو سکتی ہیں اور دنیا میں تغیر عظیم پیدا کر سکتی ہیں۔ اب غفلت سستی اور کاہلی کا وقت نہیں۔ ؎

خواہم کہ بنارم از پا کشم محل نہاں شد از نظر

یک لمحہ غافل بودم و صد سالہ راہم دور شد

اور تمام بد رسومات کو ترک کرنے کے لئے کمر بستہ ہو جانا چاہیئے اور دل میں عہد کر لینا چاہیئے کہ انکو مٹا کر رہینگی۔

ہر شہر بلکہ ہر محلہ میں ایسی زنانہ سوسائیٹیاں تجویز کیجائیں جو اس کام کو اپنے ذمہ لیں۔ بے شمار خاندان ایسے ہیں جو دل سے متمنی ہیں کہ ان لغو بیہودہ رسومات سے کنارہ کش ہو جائیں مگر برادری کی بندش اور اخلاقی جرأت کی کمزوری کے باعث ان کا اس دلدل سے نکلنا محال ہو رہا ہے۔

اگر مستورات میں خلاف شرع رسوم کے ترک کی تحریک جاری ہو جائے تو امید ہے کہ ہر گھر سے اسکی تائید میں صدائیں نکلیں گی۔ پیاری بہنوں اور بزرگو ان تمام بربادی خیز رسومات کی جڑوں کو کاٹنا آپکے ہی امکان میں ہے آپکی ہمت اور استقلال کا تبر ان خاردار جھاڑیوں کو نیست و نابود کر سکتا ہے۔ اگر بیجا اخراجات فضولیات لغویات کو یکقلم چھوڑ دیں تو بہت سا روپیہ جو بے فائدہ ضائع ہوتا ہے۔ قومی کاموں۔ اشاعت اسلام زنانہ مدارس اور درسگاہیں قائم کرنیکے کام آسکتا ہے جن کا ابھی تک تسلی بخش انتظام نہیں ہو سکا۔

یہ ناشکری ہوگی اگر اسکا اظہار نہ ہو۔ کہ جماعت احمدیہ خدا کے فضل و رحم کے ماتحت تمام مشرکانہ اور خلاف شرع بدرسومات کے مٹانے میں سراپا مصروف ہے۔ اور اعلاء کلمۃ الحق اشاعت اسلام قومی فلاح اور ترقی کے لئے بدرجہ غائت جد و جہد کر رہی ہے۔ اور دل سے اس بات کی خواہشمند ہے کہ تمام قوم ایک نظام میں منسلک ہو کر تمام اقوام عالم میں ممتاز نظر آئے اگر آپکو قرون اولیٰ کا نظام نظارہ اور نمونہ دیکھنا ہو تو قادیان دارالامان میں دیکھنا چاہیئے جہاں تمام قسم کی رسومات شرک اور بدعت کو ترک کر دیا گیا ہے۔ نکاح جیسی مقدس اور اہم رسم کو نہایت سادگی کے ساتھ خطبہ کے چند الفاظ اور چھوہاروں کے چند دانوں کی تقسیم پر ختم کر دیا جاتا ہے۔ نہ وہاں

منگنی کی رسومات ادا کی جاتی ہیں ۔ نہ کنگنا سہرا باندھا جاتا ہے۔ نہ مہندی مولی باجہ تماشہ پر پیسہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر پیسہ لگایا جاتا ہے تو حفاظت اسلام اشاعت اسلام ترقئ قوم پر ۔

اب میں اپنے لیکچر کو ختم کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ ہم سب بہنوں کو مالک الملک احکام اسلام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم میں اتفاق و جمعیت پیدا کرے۔ اور قومی کاموں میں ملکر کام کرنیکی اہلیت بخشے۔ آمین

عاجزہ فاطمہ (اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار نہر)

۲۴ - ۱۲ - ۱۲

ہندوستان کے زچہ خانے

(مس میو کی کتاب کا ایک صفحہ)

ایک ہندوستانی ...... اعلیٰ حیثیت کی مسیحی خاتون جو اپنے کیرکٹر اور غیر مشتبہ چال چلن کی وجہ سے ایسے گھروں میں جاتی رہی ہے جن میں اس حیثیت کی دوسری مسیحی عورتیں نہیں جا سکتیں اُس نے ایک کمسن شاہزادی کی حالت زچگی اسطرح بیان کی ہے۔

"شاہزادی کی عمر دس سال سے کچھ ہی زیادہ ہوگی اسکو درد زہ شروع ہو چکا تھا جب میں وہاں پہنچی - دائیاں اپنے کام میں مصروف تھیں لیکن زچہ کی حالت بہت ہی نازک ہو رہی تھی۔ چنانچہ پنڈتوں کو بلا کر شہزادی کی صحت و سلامتی کی دعائیں مانگی جا رہی تھیں جسکی صورت یہ تھی کہ محلسرا کے دروازہ پر ایک بڈھا پنڈت بیٹھا ہوا اپنی مقدس مذہبی کتاب کو باآواز بلند پڑھ رہا تھا اور بار بار پڑھکر شہزادی کی طرف پھونکتا جاتا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس پنڈت نے پکار کر دائیوں کو حکم دیا کہ وہ اب کچھ نہ کریں پنڈت نے چلا کر کہا :-

"بس ہاتھ روک لو۔ اب اس کا وقت ہے کہ فوراً شہزادی کے جسم پر آگ روشن کردو۔ دیر نہ کرو فوراً آگ روشن کرو"

چنانچہ برہمن کے اس حکم کی دائیوں نے فوراً تعمیل کی۔

میں نے یہ حالت دیکھ کر گھبراہٹ کے ساتھ دریافت کیا کہ آخر اس چھوٹی سی شہزادی کے جسم پر آگ روشن کرنے سے کیا مقصد ہے؟

ان میں سے ایک عورت نے میرے سوال کے جواب میں لاپرواہی کے ساتھ کہا :-

"مطلب یہ ہے کہ اگر اس لڑکی کی زندگی کچھ باقی ہے تو وہ اس آگ سے اچھی ہو جائیگی۔ البتہ اسکے جسم پر داغ ضرور پڑ جائیگا۔ لیکن اگر اسکی زندگی ختم ہو چکی ہے تو پھر یہ آگ بہت جلد اس کا خاتمہ کر دیگی۔"

یہ کہکر ان عورتوں نے عجلت کے ساتھ اس غریب زچہ کے جسم پر لکڑیاں رکھنا شروع کیں۔ وہاں سے میں تیزی کے ساتھ کمرہ کے باہر نکلی اور اس برہمن پنڈت سے مخاطب ہو کر سخت انتشار اور پریشانی کے لہجہ میں کہا۔

"اے مرد مقدس۔ کیا آپکو معلوم نہیں کہ دیوتاؤں میں باہم حسد اور بغض ہوتا ہے۔ آپ آگ کے دیوتا کی پوجا اور قربانی کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسوقت ایک شہزادی کا معاملہ ہے نہ کہ معمولی حیثیت کی کسی عورت کا ایسی حالت میں کیا گنگا مائی کو یہ ناگوار نہ ہوگا کہ آگ کے دیوتا کی پرستش کیگئی اور اسکی عزت و عظمت کو نظر انداز کر دیا گیا۔"

پنڈت کچھ پریشان سا ہو گیا اور میری طرف دیکھ کر کہا۔ "بے شک یہ صحیح ہے کہ دیوتاؤں میں بھی رشک و حسد کا جذبہ ہوتا ہے اور وہ بہت جلد مشتعل ہو جاتے ہیں لیکن اس کتاب مقدس (وید یا رامائن کی طرف اشارہ کر کے جو اسکی گود میں کھلی رکھی ہوئی تھی) میں اس موقع کے لئے یہی لکھا ہے" یہ کہکر اس نے کتاب کے صفحات پر بغور نظر دوڑائی۔ میں نے پھر کہا۔

"کیا گھر میں گنگا جل موجود ہوگا؟" پنڈت نے کڑک کر کہا۔ "بیشک ہوگا۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ نہ ہو"۔ یہ سُنکر میں نے کہا،

"اگر یہ بات سچ ہے تو پھر مجھے دیوتاؤں کی طرف سے جو ہدایت ہوئی ہے وہ یہ کہ گنگا جل کو تین مرتبہ آگ پر رکھ کر گرم کیا جائے اور پھر اسکو ایک خاص بوتل میں رکھ کر جو دیوتا میری وساطت سے بہم پہنچائینگے، یہ گرم پانی کی بھری بوتل مہارانی کے جسم پر رکھی جائے۔ اس طرح آگ اور پانی کے دیوتاؤں کی متحدہ پرستش سے ان کا غصہ کم ہو جائیگا اور وہ خوش ہو کر شہزادی کو اچھا کر دینگے"۔

پنڈت نے میری طرف دیکھ کر کہا کہ "اگر تمھاری سمجھ میں یہی بہتر معلوم ہوتا ہے تو پھر ایسا ہی کرو" چنانچہ میں فوراً دوڑ کر اپنے یہاں سے گرم پانی کی بوتل لائی۔

(حقیقت ۸ جنوری ۱۹۲۸ء)

ہندو توہمات

ماکھشی پورا (اجین) کے ایک براہمن کے بارہ تیرہ سال کی عمر کے لڑکے کے ساتھ کچھ دن قبل ایک لڑکی کی سگائی ہوئی تھی۔ لیکن براہمن مذکور کی اپنی بیوی اس دوران میں فوت ہو گئی۔ تو اس نے اپنے لڑکے کی منگیتر سے شادی کر لی۔ یہ شادی ابھی حال ہی میں ہوئی ہے۔ لڑکی نابالغ ہے۔ گذشتہ دس نومبر کا واقعہ ہے اس لڑکی سے پہلے تین روز فاقہ کرایا گیا۔ پھر خاوند نے اس لڑکی کے سارے جسم کو آگ سے جلا دیا۔ ہاتھ۔ منہ۔ رخسار وغیرہ بُری طرح جل گئے۔ یہ سب کچھ کنوارپن کا دوش دُور کرنیکی غرض سے عمل میں لایا گیا۔ (پرتاب ۱۲ جنوری ۱۹۲۸ء)

مفلسی کے ڈر سے خودکشی

مدراس ۱۱ جنوری۔ ترپاپور کی ایک ماتا اور اس کے ایک لڑکے اور دو لڑکیوں کی خودکشی سے بڑی سنسنی پھیل گئی ہے۔ خودکشی کے دردانگیز حالات اس خاندان کی سب سے چھوٹی لڑکی نے بتائے ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ میرے باپ کو قتل کے الزام میں پھانسی کی سزا ہوئی۔ انکے مرنے کے بعد ہمارے گھر میں کھانے پینے کو کچھ نہ تھا۔ میری ماتا جی مایوس ہو گئیں۔ اور انھوں نے خودکشی کا ارادہ کیا۔ آدھی رات کے وقت ماتا جی مجھے میری دو بہنوں اور میرے ایک بھائی کو کوئیں پر لے گئیں۔ سب سے پہلے انھوں نے میری دو بڑی بہنوں کی امداد سے میرے بھائی کو کوئیں میں پھینکا۔ اس کے بعد میری دونو بہنوں نے چھلانگ لگائی۔ میں سب سے چھوٹی تھی۔ مجھے میری ماتا جی نے چھلانگ لگانے کی اجازت نہ دی۔ اور میں نزدیک جھاڑی میں چھپ گئی۔ ماتا جی نے بھی چھلانگ لگا دی۔ اگلے دن چاروں لاشیں کوئیں سے نکالی گئیں (پرتاب ۱۴ جنوری)

عورتوں میں بیداری اور احساس پیدا کرو

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح)

جو عورتیں تعلیم پا جاتی ہیں۔ وہ دوسری عورتوں کو اپنے میں جذب نہیں کر سکتیں۔ اس وجہ سے انکے تعلیم پانیکا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جب تک ایسا نہ ہو کہ ہر تعلیم یافتہ عورت دوسری عورتوں کو اپنی مائیں اور بہنیں سمجھے۔ اور انکی حالت درست کرنے کی کوشش کرے۔ اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ وہ عورتوں میں بیداری اور احساس پیدا کرنے کی کوشش کرے اور انہیں بتائے۔ کہ انکی زندگی صرف خاوندوں کے لئے نہیں۔ بلکہ انکی غرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنے خاوندوں سے ملکر خدا تعالیٰ کے جلال کے اظہار کی کوشش کریں مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ باوجود بار بار اس طرف توجہ دلانے کے اس وقت تک بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ اور ابھی تک عورتوں کی حالت بہت گری ہوئی ہے۔ اگرچہ ہماری جماعت کی عورتوں اور دوسری عورتوں کی حالتیں بیّن فرق ہے۔ اور میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ جس رفتار سے وہ ترقی کر رہی ہیں۔ وہ بہت امید افزا ہے۔ ایک عورت کے متعلق کئی عورتوں اور مردوں کی طرف سے بار بار مجھے یہ بات پہنچی۔ کہ وہ خود مضمون نہیں لکھتی۔ بلکہ کوئی مرد لکھ کر دیتا ہے۔ مگر اس خاتون کا آج ہی میرے نام خط آیا ہے۔ جس کی وہی طرز تحریر ہے۔ جو اس کے مضامین کی ہے۔ وہی جوش۔ وہی اظہار مطلب کا طریق ہے۔ خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں ایسے سامان ہیں۔ کہ عورتیں ترقی کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ اور یہ اسی ترقی کا نتیجہ ہے، کہ اپنے آپ کو مذہب کا عمود سمجھنے لگ گئی ہیں۔ اگر یہ رَو جاری رہی۔ تو ہماری جماعت کی عورتیں بہت جلد ترقی کر لیں گی۔ مگر ضرورت یہ ہے۔ کہ مرد انکی مدد کریں۔ ہر باپ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی بیٹی کو ترقی کرنے میں مدد دے۔ ہر خاوند کا فرض ہے۔ کہ اپنی بیوی کی ترقی کا انتظام کرے۔ ہر بھائی کا فرض ہے۔ کہ اپنی بہن کو امداد دے۔ حتّٰی کہ ہر بیٹے کا فرض ہے۔ کہ اپنی ماں کو اوپر اٹھائے۔ اگر اس طرز پر ساری جماعت کے لوگ عورتوں کو امداد دینے لگ جائیں۔ تو بہت جلد ترقی ہو سکتی ہے۔

سن رائز و مصباح کے متعلق

(جلسہ سالانہ پر حضرت امام نے فرمایا)

"اس سال خدا تعالیٰ نے دو رسالے جاری کرنیکی توفیق دی تھی جنہوں نے کامیابی کے ساتھ اپنا کام کیا ہے انمیں سے ایک تو انگریزی کا سن رائز ہے۔ اور دوسرا مصباح عورتوں کا اخبار۔ سن رائز تو مجلس مشاورت میں جو مشورہ دیا گیا تھا اسکے خلاف جاری کر دیا گیا تھا۔ اسکے تیرہ سو ۱۳۰۰ خریدار ہو چکے ہیں۔ ایک سال کے لحاظ سے یہ اچھی کامیابی ہے۔ گو اخراجات کے لحاظ سے کافی نہیں ہے۔ کیونکہ اسکی قیمت دو روپے اور طلباء سے ایک روپیہ ہے۔ اسکی اشاعت بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

مصباح عورتوں کا اخبار ہے

اس کے متعلق مردوں میں کچھ کہنا تو بے فائدہ ہے۔ مگر پھر بھی مردوں کو چاہیئے کہ اپنی مستورات کو اس سے

فائدہ پہنچائیں۔ مرد خریدار بن سکتے ہیں اپنے گھروں میں اپنے متعلقین و زیر اثر گھروں میں جاری کرا سکتے ہیں اس میں کئی عورتوں کے ایسے مضامین شائع ہوئے ہیں جو کئی مردوں کے مضامین سے بڑھنے لگے ہیں۔ اور ایک دوست تو کہہ رہے تھے کہ عورتیں سب کاموں پر حاوی ہو رہی ہیں ہم کیا کریں گے۔ میں نے کہا مرد کوئی کام کریں لیکن عورتوں کو ترقی کرنے سے نہیں روکا جا سکتا۔

اس اخبار کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ عورتوں نے بہت ترقی کی ہے اور آگے آگے قدم بڑھا رہی ہیں۔"

عورتوں میں تعلیم کے فوائد

[مندرجہ ذیل مکتوب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی خدمت میں پہنچا جس سے ظاہر ہے کہ علم حاصل کرنا کس قدر مفید ہے۔ (ایڈیٹر)]

خدا تعالیٰ جل جلالہٗ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ عرصہ دراز سے پندرہ سال کے بعد عاجزہ کا قادیان دارالامان جانا ہوا۔ حضرت مولوی صاحب خلیفہ اوّل کے زمانہ میں چھ ماہ عاجزہ اپنے والد منشی گلاب الدین صاحب مرحوم کے ساتھ رہی ۔۔۔۔۔۔ بہت شکر ہے کہ اس دفعہ سارے بال بچوں کے ساتھ جانا نصیب ہوا۔

جناب دیکھنے اور سننے میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ سبحان اللہ دارالامان نے آپ کے عہد میں خوب ترقی کی ہے۔ نیز جو باتیں کان پڑی بچوں کو یاد ہوتی ہیں بہت مؤثر ہوتی ہیں۔ میری لڑکی جو کہ نے چار برس کی گود میں ہے۔ اس سے اگر کوئی پوچھے کہ تو کہاں گئی کیا سنا۔ جواب۔ میں اپنے خلیفہ کے پاس گئی تھی۔ آنکھیں بند کئے وعظ کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ ہندو سے چیز ہرگز نہ خریدو۔ سوال۔ کیوں نہ خریدیں؟ بچی مذکورہ کا جواب۔ وہ ہمارے نبی کریم کو گالی نکالتے ہیں۔

آتی دفعہ سٹیشنوں پر ہندو روٹی وغیرہ کی صدائیں لگاتے۔ بچی انکو جواب دیتی۔ کہ تم ہندو ہو تم سے نہیں لیتے۔ جب مسلمان کہے۔ مسلمان روٹی۔ تو بچی کہے کہ اماں جی یہ شخص کہتا ہے کہ میں ہندو نہیں میں مسلمان ہوں اس سے لے دو۔ سبحان اللہ کیسی پاک تعلیم ہے۔

جناب جو آپکا فرمان تھا۔ کہ پندرہ پندرہ یوم کے لئے یہاں عورتیں آکر موٹے موٹے اصول دین پڑھ اور حفظ کر سکتی ہیں۔ حضور کیا تحریری طور پر اخبار سے یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی؟

حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عاجزہ کو اپنے خاوند کی خدمت میں کامیاب کرے۔ کیونکہ وہ چھ سال سے بیمار ہیں۔ دم کشی۔ تلی۔ سل۔ درد گردہ وغیرہ دم کشی سے از حد تنگ ہیں کھانسی ایک لمحہ کیلئے قرار نہیں دیتی۔

جناب نے سچ فرمایا تھا۔ کہ لڑکیوں کو تعلیم دینی ضروری بات ہے۔ حضور! اگر آج عاجزہ تعلیم نہ پائی ہوتی تو بال بچہ وغیرہ کا گذارہ کس طرح ہوتا۔ استانی ہونے کی وجہ سے خاوند کی خدمت جو سب کاموں سے بڑا کام ہے ہو رہی ہے۔

بڑی لڑکی کو مڈل جونیر پاس کرایا ہے میں نے خود سنہ ۱۹۲۳ء میں جونیر کا امتحان دیا دو لڑکوں نے مڈل پاس کیا تیسرا لڑکا جماعت چھٹی میں پڑھتا ہے۔

حضور! مشکل وقت میں مجھے استانی گری نے باعزت گذارہ دیا۔ آج میں اپنے والد مولوی گلاب الدین صاحب مرحوم کی جگہ زنانہ سکول رہتاس میں اوّل معلمہ ۳۶ روپیہ ماہوار لے رہی ہوں۔ جناب اگر خدانخواستہ میرے پاس چند حروف نہ ہوتے تو بغیر گھاس کاٹنے کے کوئی کام نہ تھا۔ اب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ امتحان مذکورہ میں کامیاب فرمائے۔ آمین ثم آمین"

موتیوں کا بیگ دو سلائی سے

دو عدد سلائی نمبر ۱۸ اٹسری نگین گولا نمبر ۲ دھاگا اسی رنگ کا ہو جس رنگ کے موتی) جتنا چوڑا بیگ بنانا منظور ہو سلائیوں پر خانے ڈال لیں (ساٹھ خانے کا بہت کافی چوڑا ہوتا ہے) دو گولوں میں جس رنگ کے موتی پسند ہوں پرو لیں گولا موتیوں سے نصف پُر کیا جائے۔ دھاگے سے دو سلائیاں بُن لیں۔ پھر تیسری سلائی دو خانے بُن کر اُتار لیں اب موتیوں کو سلائیوں کے قریب لے آئیں دائیں ہاتھ کی سلائی جس میں دو خانے اُتار لئے ہیں اس کے سرے تک موتی لیجا کر خانے کو بُن کر اُتار لیں اسی طرح سب خانوں میں ایک۔ ایک موتی بڑھا کر بُنتے جائیں یہاں تک کہ دو خانے رہ جائیں اب موتی پیچھے ہٹا دیں اور اِن دو خانوں کو بغیر موتی بڑھانے کے بُن کر اُتار لیں۔

اب دوسری سلائی صرف دھاگے سے بُنیں موتی نہ بڑھائیں۔

پھر تیسری سلائی میں دو خانے سادے بُن کر پھر موتیوں کو سلائی کے قریب لاکر ایک ایک موتی بڑھا کر بُنتے جائیں پھر آخری دو خانے بغیر موتی بڑھائے بُنیں۔

اسی طرح ایک سلائی موتی بڑھا کر بُنیں اور دوسری سلائی موتی پیچھے ہٹا کر صرف دھاگے سے بُنیں موتی بڑھا کر بُننے والی سلائی کے اوّل اور آخر دو دو خانے بغیر موتی کے اُتار لیں۔

جب حسب خواہش بڑا ہو جائے تو دونو طرف مُنہ کے پاس سے اُریب کر دیں یعنی حسب ترکیب بُن کر خانوں کو مُنہ کے پاس سے کم کرتے جائیں مُنہ کے پاس دونو طرف ساٹھ خانے ہوں تو بیس رہ جائیں اب ان بیس خانوں میں کروشیے کے ساتھ آٹھ آٹھ چین ڈال کر بلور یا چاندی جس قسم کا کڑا چاہیں پیوست کر لیں یعنی آٹھ چین بُن کر اُس کڑے میں ڈالیں پھر وہاں سے دھاگا نکال کر آٹھ چین بُنیں اور بیگ کے خانے میں لاکر ملا دیں۔ دونو پردوں میں ایک ایک کڑا پڑیگا۔ اب جہاں سے خانے گھٹائے گئے تھے وہاں سے لیکر نیچے تک دونو سمتیں کروشیے کے ساتھ سی لیں۔ اور تینوں اطراف میں دو دو انچ موتی کی لڑیاں بنا کر ذرا ذرا فاصلہ پر کروشیے یا سوئی سے لگا دیں۔

بیگ تیار ہے

اگر کہیں سمجھ نہ آئے تو دریافت کرنا ہو تو بذریعہ اخبار ہذا کر لیں۔

نوٹ۔ کڑے اتنے بڑے ہونے چاہئیں کہ ہاتھ آسانی چلا جائے بلکہ کڑا کہنی تک پہنچ جائے۔

از امۃ الحفیظ بیگم مانڈلے برہما

۲۰ر جون ۱۹۲۸ء کا مجوزہ جلسہ اور احمدی خاتون

۱۰ر جنوری کے الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمودہ ۶ر جنوری کا خطبہ جمعہ بہنوں نے مطالعہ کیا ہوگا جس میں حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ۲۰ر جون ۱۹۲۸ء کو ہر جگہ جلسے کیئے جائیں۔ اور اسمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ کے احسانات پر لیکچر دیئے جائیں۔ تاکہ دنیا کو جو اس مقدس انسان کی بے نظیر خوبیوں اور عظیم الشان احسانات سے ناواقف ہے۔ واقف کیا جائے۔ اور دشمنان اسلام جو اس ناواقفیت سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اس کا سد باب کیا جائے۔

حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ کم سے کم ایک ہزار آدمی اپنا نام پیش کریں۔ جن کو اس کام کے لئے تیار کیا جائیگا۔

جس طرح مردوں میں ایک کثیر حصہ مسلمانوں کا۔ اور قریباً سارے غیر مسلم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے صحیح حالات سے بالکل ناواقف ہیں۔ اسی طرح بلکہ اس سے بہت زیادہ ہمارا طبقہ نسواں اس ہادیٔ کامل کی پاک سیرت سے قطعاً بے خبر ہے۔ اور مردوں کی طرح عورتوں کو بھی آپ کے فضائل و احسانات سے واقف کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ دریں حالات ضروری ہے۔ کہ مقررہ تاریخ یعنی ۲۰ر جون کو عورتوں کے جلسے بھی منعقد کیئے جائیں۔ اور اس میں حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق تقریریں کی جائیں۔ مضمون سنائے جائیں۔ اور ہر قوم اور ہر طبقہ کی مستورات کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات و فضائل سے واقف کیا جائے۔

ہماری بہنوں کو چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اس غرض کیلئے اپنا نام پیش کردیں۔ اور حضور کی ہدایات کے ماتحت پوری محنت سے تیاری کر کے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے متعلق جو فرض ہم پر عائد ہوتا ہے۔ اسکو ادا کرنیکی کوشش کریں۔

یوں تو خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں بہت سی صاحب علم بہنیں موجود ہیں۔ جو اس کام کو خوبی کے ساتھ انجام دے سکتی ہیں۔ لیکن ہمارے جیسی کم علم بہنیں بھی اگر عزم و استقلال کے ساتھ کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی مدد سے بہت کچھ کرسکتی ہیں۔ کرنے ہی سے دنیا میں سب کام ہوتے ہیں۔ نہیں کرنے سے تو کچھ بھی نہیں ہوسکتا ہے۔ کم علمی ذمہ داری سے آزاد نہیں ہے۔ اگر ہم بہت نہیں کرسکتی ہیں۔ تو جو کچھ بھی کرسکیں ضرور کرنا چاہیئے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات بالخصوص ہماری کمزور جنس پر بہت زیادہ ہیں۔ یہ آپ ہی کے لطف و کرم کا نتیجہ ہے۔ کہ آج دنیا میں ہماری عزت ہے۔ اور ہم بھی انسانیت میں مردوں کے ساتھ برابر کی شریک سمجھی جاتی ہیں۔ پیاری بہنو!

ہم اپنے پیارے نبیؐ کی عزت کی حفاظت کیلئے جو کچھ بھی کریں۔ آپکے احسانات کے مقابلہ میں کم ہی ہوگا۔ اگر ہمارے دلوں میں اپنے پیارے نبیؐ کی محبت ہے۔ اور آپؐ کی توہین ہمارا دل دکھاتی ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ ہم ایسے وقت میں جبکہ دشمنان اسلام آپؐ کی مقدس و مطہر ذات پر ناپاک حملے کر رہے ہیں خاموش بیٹھی رہیں۔

آئیے۔ ہم اس کام میں عملی حصہ لینے کا مصمم عزم کرلیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے فدائیانِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فہرست میں اپنا نام درج کرادیں۔ خدا تعالیٰ اسکی مدد فرمائیگا جو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کی حفاظت کیلئے کھڑا ہوگا۔

میں اس غرض کے لئے اپنا نام حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کر چکی ہوں۔ اور میں امید کرتی ہوں۔ ہماری تمام بہنیں اس کام میں پورے جوش کے ساتھ شریک ہونگی۔ اگر ہم نے اس کام کو خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہماری جماعت کا ایک زریں کارنامہ ہوگا۔

جو بہنیں اس کام کے لئے اپنا نام درج کرائیں وہ براہ مہربانی مصباح میں بھی لکھدیں۔ تاکہ دوسری بہنوں کو ترغیب ہو۔ (عاجزہ زکیہ خاتون از مونگیر)

۱۵ر فروری کا مصباح وی پی ہوگا۔ جن بہنوں کا چندہ اخبار جنوری فروری تک ختم ہو چکا ہے۔ ان کے نام اگلا مصباح ۱۵ر فروری کا وی پی بھیجا جائیگا وصول فرمالیں۔

دعا کی درخواست — ۱۱ر کے ٹکٹ مرسلہ مبارکہ صاحبہ بہادر لنگر پہنچ گئے دعا کی درخواست

سؤر کی حرمت

اخبار مصباح مجریہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۷ء میں ڈاکٹر محمد شاہ نواز صاحب نے پیر سوپ میں سؤر کی چربی اور چینی میں ہڈی کے استعمال کے متعلق جو جواب دئیے ہیں میرے خیال میں وہ بعض پہلوؤں سے قابل اعتراض ہیں۔

قبل اسکے کہ میں ان پر روشنی ڈالوں ایک بات اصل کے طور پر عرض کرتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں حتی الوسع ہر ایک بات کے حسن و قبح کے متعلق سوچنا چاہئیے۔ لیکن ساتھ ہی یہ امر بھی فراموش نہیں کر دینا چاہئیے کہ کہیں افراط و تفریط نہ ہو جائے۔ جس سے اسلام نے منع فرمایا ہے ہر ایک بات کی کنہ نکالنا اور توجہ کرنا بعض اوقات انسان کے لئے ٹھوکر کا باعث ہو جاتا ہے۔ ہمارے سامنے اسکی مثالیں موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہایت حکیمانہ طور پر فواہد کے ساتھ ایمان کو بھی رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہر ایک بات میں کام کرتا ہوا نظر آئیگا۔ پس ہمارے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ شریعت کے اس اہم پہلو کو جو کہ بعض اوقات بہت لطیف ہو جاتا ہے نظر انداز نہ کر جائیں۔ ساتھ ہی یہ بھی خیال رکھنا چاہئیے کہ ہم ہر ایک امر اور خیال کو اسلامی رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کریں نہ یہ کہ اسلام کو ان کے رنگ میں۔ جن لوگوں نے موخر الذکر اصول کو مدنظر رکھ کر اشاعت اسلام کرنی چاہی ہے انہوں نے ہمیشہ منہ کی کھائی ہے۔

اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کیمیاوی تبدیلی سے کسی شئے کی پہلی

ہیئت اور تاثیر میں تغیر واقع ہو جاتا ہے لیکن یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ نئی تاثیر ہمیشہ اچھی ہی ہوتی ہے ممکن ہے پہلے سے بھی بُری ہو جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض چیزیں اپنی اصلی حالت میں بے ضرر ہوتی ہیں لیکن کیمیاوی تبدیلی کے ماتحت بعض دوسری چیزوں کے ملنے سے مضر ہو جاتی ہیں۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ سؤر کی چربی میں یا ہڈی میں وہ کونسی چیز ہے جو کہ حرام ہے اور وہ کیمیاوی تبدیلی سے ضائع ہو جاتی ہے؟ پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ اس طرح کسی چیز کے تمام خواص تبدیل ہو جائیں۔ مثال کے طور پر فولاد ایک مقوّی دھات ہے۔ جب یہ بعض دیگر اشیاء سے کیمیکل طور پر ملتا ہے تو نتیجہ میں فولاد کے مرکّبات پیدا ہوتے ہیں جو کہ اپنی تاثیر میں ویسے ہی ہیں جیسے فولاد بذات خود۔ اسکے علاوہ کیمیکل عمل میں بھی فرق ہوتا ہے۔ بعض حالتوں میں تو شے زیر عمل میں کافی تغیر واقع ہو جاتا ہے، لیکن بعض میں معمولی۔ مثلاً چربی کو ہی لے لیجئے یہ دو چیزوں سے مرکّب ہے۔ فیٹی ایسڈز اور گلیسرین۔ جب یہ سوڈا کاسٹک سے ملتی ہے تو صرف اسقدر تبدیلی اس میں آتی ہے کہ فیٹی ایسڈز سوڈا کاسٹک سے مل جاتے ہیں اور گلیسرین علیحدہ ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ فرمانا کہ "شریعت اسلامی نے اسکے متعلق ایک لطیف اصل قائم کیا ہے،" یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ کوئی نصِ قرآنی یا حدیث بیان فرما رہے ہیں حالانکہ میرے خیال میں ایسی کوئی نص موجود نہیں۔

اس دعویٰ کی تائید میں جو دلیل دی گئی ہے کہ "دودھ خون حرام ہے مگر دودھ خون سے ہی بنتا ہے۔ اس کو شریعت نے حلال رکھا ہے۔ اس طرح بول و براز یعنی کھاد حرام یا کم سے کم نجس ضرور ہے۔ مگر سبزی جو اس کھاد سے بنتی ہے حلال ہے۔ اسکی یہی وجہ ہے کہ کیمیاوی تبدیلی کی وجہ سے تغیر واقع ہو کر انکی تاثیر بدل جاتی ہے" وہ کسی طرح بھی درست نہیں۔ اگر دودھ اس لئے حلال ہے کہ وہ خون کے کیمیاوی تغیر کا نتیجہ ہے تو بدن کے دوسرے Secretions جو خون سے ہی کیمیاوی تبدیلی کے ماتحت پیدا ہوتے ہیں کیوں حلال نہیں؟ مثلاً پسینہ۔ پیشاب اور رحم۔ اسی طرح ناک معدہ اور امعاء کے Secretions اگر اس لئے حلال ہے کہ وہ بول و براز یعنی کھاد سے کیمیاوی تبدیلی سے پیدا ہوتی ہے تو بول و براز یعنی کھاد بذات خود جو کیمیاوی تبدیلی کا نتیجہ ہے کیوں حلال نہیں؟ بعض اوقات انسان سخت غلطی کھا بیٹھتا ہے اور وہ اس طرح کہ وہ اپنے محدود علم سے اللہ تعالیٰ کے لامحدود علم کا احاطہ کرنا چاہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ؎

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو

وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

دودھ اور سبزی پیدا کرنا تو خدا کا کام ہے اور وہ جانتا ہے کہ کونسی چیز انسان کے لئے مفید ہے اور اس کو اپنے علم کے ماتحت علیحدہ کر دیتا ہے۔ لیکن انسان ضعیف البنیان اس علم سے عاجز ہے اور وہ صابن بناتے وقت ہرگز اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ مفید

چیز کو لے لے اور مضر کو رد کر دے اور نہ ہی وہ اس امر کے باریک پہلوؤں کا کما حقہ علم رکھتا ہے۔ دودھ اور سبزی کے پیدا کرنے اور صابن کے بنانے کے کیمیاوی عملوں میں بھی بہت فرق ہے۔ دودھ اور سبزی محض کیمیاوی عمل سے پیدا نہیں ہوتے بلکہ اسکے ساتھ فزیولوجیکل عمل بھی ہے یعنی قدرت نے اُن گلینڈز کو جو ایسی اشیاء پیدا کرتے ہیں یہ طاقت دی ہے کہ وہ نفع مند چیز کو کھینچ لیں اور مضر کو یا جو مفید مطلب نہ ہو رد کر دیں۔

لطیفہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "خنزیر کا لفظ خنز اور ار سے مرکب ہے جسکے یہ معنی ہیں کہ میں اسکو فاسد اور خراب دیکھتا ہوں۔ خنز کے معنی بہت فاسد۔ ار کے معنی دیکھتا ہوں۔ پس اس جانور کا نام جو ابتداء سے خدا تعالیٰ کی طرف سے اسکو ملا ہے۔ اسکی پلیدی پر دلالت کرتا ہے۔ اور عجیب اتفاق یہ ہے کہ ہندی میں اس جانور کو سؤر کہتے ہیں۔ یہ لفظ بھی سُو اور ار سے مرکب ہے۔ جسکے معنی یہ ہیں کہ میں اسکو بُرا دیکھتا ہوں"

جسطرح یہ الفاظ خواہ وہ مفرد ہوں یا مرکب اپنے اندر بدی کے معنی رکھتے ہیں۔ اسی طرح سؤر کا گوشت پوست خواہ وہ مفرد ہو یا مرکب بھی بدی سے بھرپور ہے۔

بعض مسائل کے بعض فقہی پہلو ہوتے ہیں اس لئے انپر ہر اس شخص کو جو فقہ اسلام سے پوری واقفیت نہیں رکھتا۔ طبع آزمائی نہیں کرنی چاہیئے۔

اب رہا پیئر سوپ میں سؤر کی چربی ڈالنے اور چینی میں ہڈی کے استعمال کا سوال سو انکے متعلق ظن غالب یہی ہے کہ انکے بنانے والی کمپنیاں ایسا نہیں کرتی ہونگی۔ اگر کسی کو واقعی شک ہو تو وہ کمپنیوں سے لکھ کر پوچھ سکتا ہے۔ والسلام

خاکسار (ڈاکٹر) محمد رمضان نوشہرہ

بات چیت

مُعمّوں کا حل

۱۵؍ جنوری کے مصباح میں صفحہ ۱۴ پر جو معمہ کراس ورڈ کا شائع ہوا تھا اس کا حل یوں ہے :۔

ب	ر	س	ا	ت	X	ش
م	ش	ک	ل	X	ج	ا
ب	ک	و	ا	س	X	د
ی	X	ن	ر	م	ی	X
X	X	X	م	X	ا	ج
غ	ض	ب	X	ش	ر	م
X	X	ر	ج	ب	X	X

مندرجہ ذیل بہنوں نے اس کا حل بھیجا ہے :۔

۱۔ عنایت بیگم حمید منزل مذہب گڑھ سیالکوٹ۔
۲۔ زکیہ خاتون اہلیہ مولوی محمد یوسف صاحب مونگیر صوبہ بہار۔
۳۔ سیدہ بنت بابو اکبر علی صاحب روہڑی سندھ۔
۴۔ عائشہ بانو سوکھی لال کوٹھ پٹنہ۔
۵۔ ممتاز بیگم ہمشیرہ ظہور الحسن صاحب امرتسر۔
۶۔ بنت محمد رفیق صاحب احمدی سروائر افس چونگی کلکتہ
۷۔ فرخندہ اختر بنت شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس کراچی

ان میں سے اگرچہ بعض بہنوں کا جواب میں اختلاف ہے، تاہم انکو درست قرار دیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک نے جا کی بجائے رد

(۷۸) [illegible]

لکھ دیا ایک نے شاد کی بجائے خرم یا خوش۔ سب سے پہلے بہن سیدہ نے جواب ڈاکخانہ میں ڈالا یعنی ۷ ار جنوری کو اسی بہن کو انعام ملیگا۔ بہن عنایت (سیالکوٹ) نے گزارش ورڈ معمے کی بابت جو ہدایات لکھی ہیں اسکے مطابق ایک معمہ بنا کر بھیجیں۔

معمہ نمبر ۲ کا حل انگور تھا۔ اسکا جواب مندرجہ ذیل بہنوں نے بھیجا:

(۱) اقبال بنت منشی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان۔ (۲) بنت محمد رفیق صاحب احمدی کلکتہ۔ (۳) سارہ بیگم اہلیہ ماسٹر غلام محمد صاحب فیض اللہ چک۔ (۴) عائشہ بانو پٹنہ۔ (۵) محمودہ بیگم بنت میاں محمد یوسف صاحب مزنگ (۶) آر۔ بی۔ یوسف گنج کپورتھلہ۔ (۷) اقبال بیگم ڈیرہ اسمٰعیلخان۔ (۸) کبرا خاتون (بیت الصدق) قادیان۔ (۹) زکیہ خاتون مونگیر (۱۰) امۃ اللطیف [illegible] (۱۱) [illegible]

حل طلب معمہ

میں ایک پانچ حرفی چمکدار چیز ہوں۔ اگر میرا

۱-۴-۵ حرف ملایا جائے تو ایک درندہ بنجاتا ہے

۵-۴-۱ ملکر زخم کے معنی دیتا ہے۔ ایک اعتبار سے بیہودگی بنتی ہے۔

۳-۴-۵ ملکر ایک مقوی پینے کی چیز بنتی ہے۔

۲-۵-۴ ملکر ایک پہاڑ بنتا ہے۔

۲-۴-۵ ملکر ایک قوم بنتی ہے۔

۵-۴-۱-۲ ملکر ایک کپڑا بنتا ہے۔

جو بہن کوئی معمہ حل طلب بھیجے اسکا حل الگ کاغذ پر لکھ کر بھیجدے جو وقت مقررہ تک ظاہر نہ کیا جائیگا + (ساجدہ)

کھانا پکانے سے خلاصی

زمانہ حاضرہ کے سب سے بڑے فرانسیسی عالم سائنس مارسل بہرتیلات نے تو اپنی موت سے پیشتر ایسی گولیاں بھی ایجاد کر دی تھیں۔ جو غذائے انسانی کا بخوبی کام دے سکتی ہیں۔ ان مصنوعی غذا کی گولیوں کا تجربہ بھی خاصہ کامیاب رہا۔ چھ اشخاص کو جن میں دو عورتیں اور چار مرد شامل تھے۔ تین ہفتہ تک متواتر یہی گولیاں کھانے کے لئے دی گئیں۔ سوائے ان گولیوں کے ان کو نہ کوئی اور غذا دی گئی۔ اور نہ ان کے واسطے غذا تیار کرنے کے لئے کسی باورچیخانہ کی حاجت ہوئی اور نہ کسی چولہے کی۔ اپنی غذا کے لئے انہیں جو کچھ کرنا تھا۔ وہ محض اس قدر کہ دن میں دو تین مرتبہ مصنوعی غذا کی ان گولیوں کو انہیں نگل جانا ہوتا تھا۔ تین ہفتہ کے تجربہ کے بعد ان چھ اشخاص کا جب وزن کیا گیا۔ تو ان میں سے تین کا وزن تو کچھ کم ہوا۔ دو بالکل ویسے ہی رہے۔ اور ایک شخص کے وزن میں قدرے اضافہ ہو گیا۔

سائنسدان اب اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور مسلسل ایسے تجربات کیئے جا رہے ہیں جن سے انسانی غذا کا مکمل بدل پیدا کر سکیں۔ چنانچہ مستقبل قریب میں جب مصنوعی غذا کا مکمل نمونہ دریافت ہو گیا تو پھر کھانا پکانے کی ضرورت باقی رہیگی۔ اور نہ کھانے کے موجودہ اوقات کی۔ بلکہ اس طرح انسانوں کی زندگیوں میں کام کے لئے اوسطاً دو گھنٹوں کا اور اضافہ ہو جائیگا۔ بہت سے علمائے سائنس کا یہ یقین ہے کہ وہ دن جلد آرہا ہے جب اس قسم کی مصنوعی غذا مکمل طریقہ پر دستیاب ہو جائیگی چنانچہ جب وہ دن واقعی طور سے آجائیگا۔ تو دنیا بھر کے باورچیخانہ شاندار ڈائننگ ہال (کھانے کے کمرے) کھانے کے نفیس قسم کے برتن اور کھانا پکانے کے تمام قسم کے ساز و سامان سینکڑوں قسم کی دوکانیں جو غذائے انسانی کی اشیاء بہم پہنچاتی ہیں۔ یکلخت بیکار و معطل ہو جائینگی اسوقت ہمیں اینٹے نزوں کیلئے تو اپنے کام کا حرج کرنا پڑیگا اور نہ اپنی بیویوں کو ان کیلئے انتظامات کی تکلیف دینے کی ضرورت ہوگی۔ جب بھوک لگی جیب سے مصنوعی غذا کی گولی نکالی اور نگل گئے + مصنوعی غذا کی ایجاد کی بدولت جہاں عورتوں کو کھانے پینے کے انتظامات کے بار سے پوری طرح نجات مل جائیگی۔ انہیں جو کچھ دقت اور دردسری آجکل گھر کے کام سے اٹھانا پڑتی ہے۔ اس سے بالکل خلاصی حاصل ہو جائیگی۔ لہٰذا یہ امید کرنا بیجا نہیں کہ اسوقت عورت کو سوائے ان ایام کے جن میں زچہ گری یا خوردسال بچوں کی پرورش کیلئے گھر پر ٹھیرنا ضروری ہوگا۔ اور کوئی مشکل نہ ہوگی +

([illegible] صاحب پرنٹر و پبلشر نے اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر مصباح قادیان سے شائع کیا)